بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ۔ چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۷ امان ۱۳۴۷ ہش ۷ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۷ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۵۰

سوداحمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔

"اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور پھر یہ بھی فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں....

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے۔ اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جاوے۔ پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے۔ جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے۔ اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

۵ ربوہ ۶ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت نزلہ کے شدید حملہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔

۵ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید سندھ کے دورہ سے ۴ مارچ ۱۹۶۸ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں

۵ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب بی۔اے ساکن چک ۲۹۵ ب ب بیربانوالہ ضلع لائلپور کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ان کی بیگم صاحبہ نے اس خوشی میں یکصد روپیہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے عطیہ ارسال فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنا کر اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے۔

(وکیل المالی اول تحریک جدید)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

۲۲ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ہوگا

بعض مجبوریوں کے باعث مجلس ارشاد کا آئندہ اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں ۱۶ مارچ کی بجائے ۲۲ مارچ کو بعد نماز مغرب ہوگا۔ اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوں گے محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے، محترم مولانا محمد منور صاحب اور محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تقاریر فرمائیں گے۔

(خاکسار ابوالعطاء)

عید فنڈ

عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ گئی ہیں۔ عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرانی چاہیئے

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۸ء

مساوات کا اسلامی اصول

اسلام نے انسانی مساوات کا اصول جس وضاحت اور زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ہر دوسرے معاملہ کی طرح اس سے پہلے کسی مذہب نے اس طرح پیش نہیں کیا۔ یہ درست ہے کہ تمام مذاہب نسل۔ رنگ وغیرہ کے امتیازات کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے اس آخری دین میں جس کو اسلام کہتے ہیں اور جو دین الٰہی کا صحیح اور واضح ترین نام ہے۔ انسانوں میں نسل رنگ بلکہ دوسرے دنیوی امتیازات کا اس طرح قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص جو مسلمان کہلاتا ہے۔ اس کے دل میں اس بارے میں ذرا بھی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ اگرچہ بعض لوگوں میں اپنے پرانے تعصبات بعض وقت سر اٹھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر اسلام کی ہمہ گیر تعلیمات کے آگے ان کو سر تسلیم خم کرنا پڑا ہے۔ اور معاشرہ میں ہر انسان کو برابر کا درجہ دیا جا رہا ہے۔

آج بھی جب کہ بعض لوگ اپنی علاقائی فوقیت یا علیحدگی کی باتیں کرتے ہیں۔ کسی مسلمان کو جرأت نہیں ہے۔ کہ کسی انسان کو خواہ کسی گروہ۔ ذات۔ یا فرقہ۔ مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ وہ محض ان امتیازات کی وجہ سے اپنے سے حقیر خیال کرے۔ اور اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام نے انسانی مساوات پر بے حد زور دیا ہے۔ اور کسی دنیوی امتیاز کو سراسر ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں دیگر آیات کے علاوہ مندرجہ ذیل آیہ کریم میں اس بنیادی اصول کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

یعنی ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے خاندان اور قبیلے بناتے ہیں۔ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔ (ورنہ) بے شک اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ بزرگ ہے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔

پچھلے دنوں اقوام متحدہ کی انجمن نے ایک کمیٹی اس تحقیقات کے لئے بنائی تھی۔ کہ انسانوں کی مختلف نسلیں بلحاظ ابتداء کے ایک دوسرے سے امتیاز رکھتی ہیں۔ آیا تمام انسان بنیادی خصوصیات میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ یا ان میں کوئی اختلاف ہے۔ بعد تحقیقات اس کمیٹی نے جو رپورٹ کی ہے۔ اس میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ تمام انسان ایک ہی نسل سے ہیں۔ نسلوں میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے تمام انسان یکساں بنیادی حقوق رکھتے ہیں۔ کوئی گورا کالے پر اور کوئی احمر اصفر پر کسی قسم کی کوئی نسلی فوقیت نہیں رکھتا۔

اسلام چونکہ انسانوں کے معاشرہ کی بنیاد اخلاق پر رکھتا ہے۔ اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے وہی بات نہایت وضاحت سے ہی نہیں کہی تھی بلکہ اس سے آگے جا کر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ انسانوں میں اعلیٰ اور ادنیٰ اخلاق کی بناء پر ہی ایک دوسرے سے امتیاز ہو سکتا ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جو نسلی نہیں بلکہ انسان بعد میں اپنی کوشش سے حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایک عالم اور ایک جاہل میں کوئی فرق نہ سمجھا جائے تو معاشرہ کی چولیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اور مناسب آدمی مناسب کاموں کے لئے منتخب نہیں کئے جا سکتے۔ تاہم اسلام نے جہاں تک انسانی بنیادی حقوق کا سوال ہے کسی قسم کا امتیاز روا نہیں رکھا۔ نہ صرف گورے کالے اور احمر و اصفر میں بنیادی حقوق کی مساوات پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک بد اخلاق انسان کو بھی یہ بنیادی حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی روزی آزادانہ کما سکے۔ اس کے اس حق پر کوئی دوسرا خواہ وہ کتنا ہی نیک ہو دھاوا نہ مار سکے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

کہہ کر اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کیونکہ اتقا صرف عند اللہ ہی اکرم ہے یعنی ان کے اعمال کا اجر ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملے گا۔ نہ یہ کہ انسانوں کے درمیان انسانی بنیادی حقوق کی بناء پر دوسرے انسان یا حکومتیں ان سے امتیازی سلوک کرنے کے حقدار ہیں یعنی تقوےٰ کا شرف ان کو اللہ تعالےٰ کے نزدیک حاصل ہوتا ہے نہ کہ انسانی بنیادی حقوق میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے انسان کی پیدائش ایک مرد اور ایک عورت سے بتا کر واضح کر دیا ہے۔ کہ انسانوں میں قطعاً کوئی نسلی امتیاز نہیں رکھا گیا۔ چونکہ تمام انسان ایک ماں اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ اس لئے انسانی حقوق میں سب برابر ہیں یعنی جغرافیائی اور ماحول کی وجہ سے جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ عارضی ہیں حقیقی نہیں۔ (باقی)

(تنویر)

قطعات

کسی بشر سے کوئی دشمنی نہیں رہتی
خدا ہو دل میں تو سر میں خودی نہیں رہتی
اگر تو معنیٔ الّا لیعبدون سمجھے
تو ماسوا کی کہیں بندگی نہیں رہتی

اگر انسانیت کی جستجو ہو
تو ہر دم کبریا کے رُو برو ہو
عبودیّت کے بن انسانیت کیا؟
ہے کیا گر میں ہی میں اور تُو ہی تُو ہو

کبھی سوچا نہیں تُو نے یہ جی میں
شرف سب ہے خدا کی بندگی میں
ہے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ تُو سراپا
ہے کتنی بے خودی تیری خودی میں

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کر سکتے ہیں،

(مینجر الفضل ربوہ)

218

پنڈت لیکھرام کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور اس کا ظہور

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔ ایم۔ اے۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ وہ جب بھی دنیا میں کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اس کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہزاروں روشن نشانات دکھلاتا ہے جو سعید طبع لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتے ہیں۔ ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سردارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں خلعت ماموریت سے سرفراز فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں نشانات ظاہر ہوئے جن سے آپ کی صداقت اور آپ کا منجانب اللہ ہونا آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت بھی آپ کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے جو ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ظہور پذیر ہوا۔

پیشگوئی کا پس منظر

اس عظیم الشان خدائی نشان کی حقیقت جو نہایت وضاحت سے ظہور پذیر ہوا، مختصر یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ ایک مشہور آریہ سماجی لیڈر پنڈت لیکھرام نے اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت بے ہودہ اعتراضات اور ناپاک الزامات لگانے شروع کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو چکے تھے یہ بات کسی طرح برداشت نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ آپ نے لیکھرام کو اس طریق سے منع کیا۔ لیکن وہ بدزبان آریہ دشنام طرازی اور فضول گوئی میں بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے کہہ دیا کہ اگر واقعی اسلام اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بھیجنے والا کوئی خدا ہے تو میرے بارہ میں کوئی غیر معمولی نشان دکھلایا جائے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس بارہ میں دعا کی تو آپ کو خبر دی گئی کہ یہ شخص اپنی بدزبانی اور توہین رسالت کی پاداش میں بہت جلد ہلاک کیا جائیگا۔ یہ بات سُنکر پنڈت لیکھرام نے اور شوخی دکھلائی اور تعیین مدت کا مطالبہ کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی مشیت نے تقاضا کیا کہ اب اہلِ ملک کو ایک زبردست نشان دکھایا جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی میں لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک مدت مقرر کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو یہ اعلان فرما دیا کہ یہ دشمنِ اسلام آج کے دن سے چھ سال کے اندر اندر ایک دردناک عذاب کے ذریعہ ہلاک ہو گا۔

مزید تصریحات

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف اور توجہ کی تو آپ کو الہام ہوا:۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ
خُوَارٌ۔ لَهٗ نَصَبٌ
وَّعَذَابٌ۔

کہ یہ شخص تو گوسالۂ سامری کی طرح محض ایک بچھڑا ہے جو بلاوجہ شور مچا رہا ہے۔ اس پر ایک سخت عذاب آئے گا اور ایک بلا نازل ہو گی۔ گویا اس میں اس کی ذلت و رسوائی کی موت کی طرف اشارہ تھا۔ پھر آپ نے ایک شعر میں فرمایا ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ برّانِ محمد

کہ اے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے نادان دشمنِ اسلام! تو حضرت محمد عربیؐ کی چمکدار تلوار سے ڈر۔ اس میں گویا اس کی موت کے ذریعہ کی طرف بھی راہنمائی کی گئی ہے۔ پھر قتل کے دن کی وضاحت کرتے ہوئے خدائی الہام کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ:۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دیتے ہوئے خبر دی ہے کہ تو ایک یوم عید دیکھے گا اور وہ دن عید کے دن سے بالکل ملا ہوا ہو گا۔ گویا صاف طور پر بتا دیا گیا کہ وہ عید کے ساتھ والے دن مارا جائے گا۔ اور پیشگوئی کی غایت مدت تو پہلے ہی معین کر دی گئی تھی۔ جیسے فرمایا تھا:۔

وَیَقْضِیْ اَمْرَهٗ فِیْ سِتٍّ

کہ اس کا معاملہ چھ سال میں ختم کر دیا جائے گا۔ نیز ایک اور جگہ پر فرمایا:۔

"فَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ بِمَوْتِهٖ فِیْ سِتِّ سَنَةٍ۔"

کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس پنڈت لیکھرام کے چھ سال کے اندر اندر ہلاک کئے جانے کی خبر دی ہے۔

ان سب تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ خدائی الہام کے مطابق اس شخص کا تیغ برّانِ محمد کے ذریعہ اور ذلیل و رسوا ہو کر ۲۰ فروری ۱۸۹۹ء سے پہلے پہلے عید کے ساتھ والے کسی دن مارا جانا مقدر تھا۔

یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟ یہ ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کا مقصد اور اس کی عظمت کی وضاحت کر دی جائے تا معلوم ہو سکے کہ یہ پیشگوئی اور اس کا ظہور حقیقت میں خدا تعالیٰ کا ایک عظیم نشان تھا۔

پیشگوئی کے مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے تین عظیم الشان مقاصد تھے:۔

اوّل:۔ اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اظہار۔

دوم:۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا اظہار۔

سوم:۔ اہلِ ملک پر اتمامِ حجت۔

چنانچہ ان مقاصد کی وضاحت میں حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی ایک بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے اور یہی بار بار لکھا گیا تھا اور اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے دعائیں کی گئی تھیں ..... یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک آسمانی فیصلہ ہے ..... خدا نے ان لوگوں کو چمکتا ہوا نمونہ دکھلایا چاہیئے کہ ہر ایک شخص اس سے عبرت پکڑے۔ جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔"

(سراج منیر)

لیکھرام کے بارہ میں پیشگوئی کرنے کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے مزید تحریر فرمایا:۔

"یہ بالکل غلط بات ہے کہ لیکھرام سے مجھ کو کوئی ذاتی عداوت ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر کسی سے بھی عداوت نہیں بلکہ اس شخص نے سچائی سے دشمنی کی اور ایک ایسے کامل اور مقدس کو جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا توہین سے یاد کیا اس لئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے ایک پیارے کی دنیا میں عزت ظاہر کرے۔"

(برکات الدعا)

پیشگوئی کی عظمت

پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کی یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا اور ایسے وقت میں جبکہ ظاہری اسباب اور قرائن مفقود تھے آپ نے نہایت تحدی کے ساتھ پُرجلال انداز میں فرمایا:۔

"اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔ اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر بھی راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسّہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

لیکھرام کی ہلاکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو یہ پیشگوئی شائع فرمائی۔ اس کے بعد ایک، دو، تین حتیٰ کہ چار سال گذر گئے اور پنڈت لیکھرام پر خدا کی طرف سے عذاب نازل نہ ہوا۔ اس تاخیر کی وجہ سے جس میں خدا کی یہ لطیف حکمت پوشیدہ تھی کہ دشمن اپنے موقف پر پوری طرح قائم ہو جائیں آریہ صاحبان نے شور مچانا شروع کر دیا اور بعض اَور لوگ بھی پیشگوئی کی صداقت کے بارہ میں شک کرنے لگے حالانکہ اصل پیشگوئی کے مطابق ابھی اوپر دو سال اَور باقی تھے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے لوگوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے، شک کرنے والوں کو یقینِ کامل عطا کرنے اور مومنین کے دلوں کو نورِ ایمان سے منور کرنے اور سب سے بڑھ کر اپنے بھیجے ہوئے مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے اپنی قدرت کا ایک ہاتھ دکھلایا اور پیشگوئی کی مدتِ مقررہ کے اندر اندر اور تصریحات کے عین مطابق ۶ فروری ۱۸۹۷ء کو پنڈت لیکھرام ایک نامعلوم شخص کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ خدا کی قدرت نمائی کے ایک ہی ہاتھ نے باطل کی سب تدبیروں کو ختم کر دیا۔ اور پنڈت لیکھرام تمام تر حفاظتی تدابیر کے باوجود عید کے اگلے روز خنجر سے زخمی کر دیا گیا اور اگلے روز بڑی ذلت اور رسوائی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ یہ بات سب لوگوں کو حتیٰ کہ آریہ صاحبان کو بھی مسلّم ہے کہ پنڈت لیکھرام پیشگوئی کی میعاد کے اندر ہلاک ہوا اور اس کے قاتل کا کچھ پتہ نہیں لگ سکا۔

الغرض یہ پیشگوئی بڑی شان اور کمال صراحت کے ساتھ پوری ہوئی پنڈت لیکھرام اس دنیا سے چل بسا اور اس کی موت نے دنیا والوں کے لئے احمدیت اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت پیش کر دیا ہے۔ ۶ مارچ کا دن جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم دن شمار ہوتا ہے کیونکہ اس روز خدا کا یہ عظیم نشان ظاہر ہوا۔

حرفِ آخر

بالآخر یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے قتل کی خبر ملی تو حضور کی قلبی کیفیت کیا تھی؟ اس قلبی کیفیت کا بیان حضور کی پاکیزہ سیرت کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک انسان کی جان جانے سے تو ہم دردمند ہیں اور خدا کی ایک پیشگوئی پوری ہونے سے ہم خوش بھی ہیں۔۔۔۔ ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور خوشی اس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔"

(سراجِ منیر)

احبابِ جماعت سے ضروری گزارش

میں نے اپنے والد محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے متعلق گزشتہ سال الفضل میں چند مضامین لکھے تھے جنہیں پڑھ کر بہت سے احباب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کی سیرت کو کتابی صورت میں بھی شائع کیا جائے سو الحمدللہ کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر ایازِ محمود کے نام سے ان کی سیرت و سوانح پر ۱۷۶ صفحات کی پہلی جلد شائع ہو گئی جو زیادہ تر ان کے خودنوشت حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت والد صاحب مرحوم کے خاندانی اور بچپن کے حالات، تعلیمی زندگی۔ پٹیالہ کی ملازمت کے ایام اور پھر قادیان میں آنے کے بعد سے لے کر ۱۹۳۱ء تک کے حالات اور سفر و حضر میں حضرت المصلح الموعودؓ کے ساتھ گزرے ہوئے ایمان افروز واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

اب جلد دوم کی تیاری شروع ہے جن بزرگوں اور احباب کے ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب کے تعلقات رہے ہیں ان سے میری درخواست ہے کہ وہ ان کی نصائح، خطوط اور واقعات پر مشتمل حالات ضرور مجھے ارسال فرمائیں تاکہ دوسری جلد میں انہیں شامل کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد فیضلِ عمر ہسپتال ربوہ

بندگانِ خدا نما

(یہ نظم جماعتِ احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی)

مقامِ عشق پہ پہنچے ہیں حق کے متوالے
ہیں گردِ راہ میں ابھی قافلے خرد والے

فرشتے شام و سحر جن پہ بھیجتے ہیں سلام
خدا بھی سنتا ہے جن کی دعائیں اور نالے

کچھ ایسے ڈھب سے پڑا اُن پہ روئے یار کا عکس
کہ جیسے شمس رُخِ ماہ پر ضیا ڈالے

وہ اِک نظر میں بدل دیں سیاہکاروں کو
مٹا دیں چشم زدن میں جو داغ ہیں کالے

خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہر گھڑی مشغول
یہی غذا ہے جو اُن کے دلوں کو گرما لے

خدا کے دین کی خاطر اُٹھائیں رنج و الم
سہیں خوشی سے زمانے کے خنجر اور بھالے

دُعا سے دیتے ہیں دشمن کی گالیوں کا جواب
عجیب لوگ ہیں اللہ کے ہاتھ کے پالے

اِنہیں کے دَم سے ہوا آج سرفراز اسلام
یہ لاڈلے ہیں محمدؐ کے دیں کے رکھوالے

ہے اِن کے نام پہ شاکرؔ متاعِ زیست نثار
اِنہوں نے کھول دئے میرے دل کے سب تالے

(کریم اللہ شاکر تونسوی)

مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے اڑتالیسویں سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

(مکرم مولوی احمد صادق صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مشرقی پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا اڑتالیسویں سالانہ جلسہ دارالتبلیغ واقع لخشمی بازار روڈ ڈھاکہ میں مورخہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ فروری ۶۸ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار کو بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کی تیاری کافی عرصہ پہلے ہی شروع کر دی گئی تھی۔ اخبارات میں اس کے متعلق اطلاعات شائع ہوئیں۔ ہینڈ بل کثرت سے تقسیم کئے گئے پوسٹر پبلک مقامات پر چسپاں کئے گئے۔ چھپے ہوئے دعوتی کارڈ اور پروگرام معززین کو بھیجکر انہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جماعتوں کو سرکلرز اور رسالہ "احمدی" کے ذریعہ بھی اطلاعات دی گئیں۔ دارالتبلیغ میں زیر تعمیر وسیع و عریض مسجد اور احاطہ پر مشتمل جلسہ گاہ کو سائبان اور قناتوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا۔ مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا اور لاؤڈ سپیکر کا بھی ایسا انتظام تھا جس سے آواز دور دور تک پہنچتی رہی۔

ستر سے اوپر جماعتوں سے جو مربی کے تمام اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں تقریباً ڈیڑھ ہزار احمدی افراد جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے۔ مہمانوں کی آمد دو تین روز پہلے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ ان کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا مقامی جماعت کے خدام انصار و اطفال نے مل کر جملہ انتظامات بہت ہی اخلاص، محبت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرکز سے اس جلسہ میں شرکت کے لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کو بھجایا۔ مرکزی وفد مورخہ ۱۲ کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچا مقامی جماعت کے بہت سے افراد نے ہوائی اڈہ پر پہنچ کر ان کا بڑی محبت اور گرمجوشی سے استقبال کیا۔

اس سہ روزہ جلسہ میں جو خواتین کے اجلاس سمیت پانچ اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ بائیس اہم دینی و تربیتی موضوعات پر مدلل و موثر تقاریر ہوئیں۔ ہر اجلاس کے دوران جلسہ گاہ سامعین سے بھرپور رہی۔ بہت سے سامعین گیٹ سے باہر سڑک پر کھڑے ہو کر توجہ و انہماک سے تقاریر سنتے رہے۔ جلسہ کے ایام میں بعد نماز فجر روزانہ قرآن پاک کا درس بھی ہوتا رہا۔ جو خاکسار دیتا رہا۔ ایک مخصوص طبقہ کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ کی طرح بفضلہ تعالیٰ تعالیٰ نے ہمارے جلسہ کی کارروائی نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ تکمیل تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران جلسہ سات نئی بیعتیں ہوئیں جن میں چار مرد اور تین خواتین ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نئے بھائیوں کو استقامت دے اور بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ جلسے کے ہر اجلاس کی کسی قدر تفصیلی روداد درج ذیل ہے۔

اجلاس اول

نماز جمعہ محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے خلافت کی عظمت و برکات اور ہماری اہم ذمہ داریوں کی طرف نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔ جلسہ کا پہلا اجلاس پروگرام کے مطابق ٹھیک ۱۱ بجے زیر صدارت محترم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اسکے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ ازاں بعد مولوی سلیم اللہ صاحب اور جناب نور الحق صاحب نے علی الترتیب اردو اور بنگلہ میں نظمیں پڑھیں۔ اسکے بعد جلسہ کے صدر مکرم جناب محمد شمس الرحمان صاحب بی اے ایل ایل بی بار ایٹ لا نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو دلی خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کو حضور کے حالیہ تاریخی سفر یورپ اور آنے والی نازک ترین حالات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے جماعت کو اسکی اہم ذمہ داریوں سے پورے طور پر عہدہ برآ ہونے کی تلقین کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی۔ "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا۔" اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سلسلہ میں عظیم الشان کارناموں اور خلافت احمدیہ اور جماعت کے زندہ خدا سے زندہ تعلق بنی نوع انسان سے حقیقی ہمدردی اور تزکیہ نفوس کے سلسلہ میں بے نظیر عملی نمونوں اور قربانیوں اور ان کے شاندار نتائج کو دلنشین انداز میں بیان کیا۔ بعدہٗ مکرم جناب مصطفیٰ علی صاحب چیف ٹیکنیکل انفارمیشن آفیسر محکمہ زراعت نے سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر فرمائی۔ آپ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت عیسیٰؑ کا رفع الی اللہ کے موضوع پر نہایت مدلل و پر اثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر پر اجلاس اول کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حاضرین جلسہ میں سے غیر از جماعت علماء کا ایک وفد محترم قاضی صاحب سے ملا۔ اور مسئلہ حیات و ممات مسیح پر آپ سے تبادلہ خیالات کیا۔

مورخہ ۱۷ فروری ۶۸ء

صبح نو بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک خواتین کا اجلاس منعقد ہوا جس میں جلسہ کے پروگرام کے مطابق خواتین کی دینی و تربیتی تقاریر کے علاوہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ایک پر اثر تقریر فرمائی جس میں مستورات کو تربیت اولاد۔ تعلیم قرآن پابندی نماز اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تکمیل کے سلسلہ میں ان پر عائد شدہ اہم ذمہ داریوں اور قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کے معاً بعد خاکسار نے بنگلہ زبان میں اس کا خلاصہ پیش کیا۔

اجلاس دوم

حسب پروگرام بعد طعام و نماز اڑھائی بجے زیر صدارت محترم شیخ محمود الحسن صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو و مقامی امیر جماعت ڈھاکہ اجلاس دوم شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی اور جناب مشتاق احمد صاحب سہگل اور جناب امیر حسین صاحب نے علی الترتیب اردو اور بنگلہ میں نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد مقام مسیح موعودؑ کے موضوع پر مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ بعدہ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے یاجوج ماجوج اور دجال کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر ایک مدلل و موثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو علم الیقین سے حق الیقین کے درجہ تک دلائل و براہین کے ساتھ دلنشین پیرایہ میں پیش فرمایا۔ ازاں بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت مسیح موعودؑ کا رسول اکرم صلعم سے عشق کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نہایت درجہ اسلام کے لئے فدایانہ زندگی اور رسول اکرم صلعم کی حقیقی معرفت سے بھرپور آپ کے عاشقانہ کلام کی روشنی میں آپ کے آنحضرت صلعم سے بے نظیر عشق و محبت کو پیش فرمایا۔ اس طرح ہمارے جلسہ کا دوسرا دن بھی کامیابی اور حیرہ خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس سوم

حسب پروگرام مورخہ ۱۸ فروری ۶۸ء بروز اتوار ٹھیک نو بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا کابینہ اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآن پاک جناب شیخ ظفر احمد صاحب نے کی اور جناب مولوی سلیم اللہ صاحب اور ماسٹر ظفر اللہ صاحب نے علی الترتیب اردو اور بنگلہ میں نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد مکرم جناب مقبول احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ڈھاکہ نے انصار اللہ کے فرائض کے موضوع پر اور پھر پروفیسر محمد ابوالخالد صاحب ایم اے ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کے فرائض کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ ازاں بعد محترم شیخ محمود الحسن صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو نے موجودہ دنیا میں مذہب کی ضرورت کے موضوع پر ایک پر مغز تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی امسال سالانہ جلسہ کے آخری اجلاس میں فرمودہ معرکۃ الآراء تربیتی و علمی تقریر کا خلاصہ بنگلہ زبان میں پیش کیا۔ اس کے بعد تحریک جدید اور وقف جدید کی اہمیت کے موضوع پر مکرم مولوی فائق احمد صاحب مربی سلسلہ نے ایک موثر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پیشگوئی مصلح موعودؑ کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے یہ ثابت فرمایا کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور اپنی صداقت کے ثبوت اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے پیش فرمائی تھی۔ اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے واقف کی اہمیت اور اس کی ذمہ داریوں کے موضوع پر کی۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

اجلاس چہارم

طعام و نماز کے بعد حسب پروگرام اڑھائی بجے زیر صدارت محترم مولوی محمد صاحب بیسے کے اس اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی ابوطاہر صاحب نے کی اور جناب شیخ ظفر احمد صاحب اور مولوی سلیم اللہ صاحب نے علی الترتیب اردو بنگلہ نظمیں پڑھیں ازاں بعد خلافت کے موضوع پر مکرم جناب بدرالدین صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے دلائل اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ اسلام کی ترقی و غلبہ کے لئے خلافت حقہ اسلامیہ ضروری و لازمی ہے اور یہ خلافت بفضلہ تعالےٰ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات اور عظیم الشان پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ بعدہٗ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ تحریکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور جماعت کو ان پر پورے طور پر کاربند ہونے کی تلقین کی۔ یعنی یہ کہ کوئی احمدی قرآن جاننے اور پڑھنے سے بے بہرہ نہ رہے۔ مقامی طور پر ایسا انتظام کیا جائے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے جماعت واقفین نو عارضی پیش کرے ہر احمدی بچہ وقف جدید میں حصہ لے اور نوجوان زندگی وقف کریں۔ اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ مبذول کریں۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری احمد توفیق صاحب نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیوں اور تبلیغی مساعی اور ان کے شاندار نتائج کو دلنشین پیرایہ میں تفصیل سے بیان کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی سفر یورپ پر ایک مؤثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے اس سفر کے عظیم الشان مقاصد اور ان میں غیر معمولی کامیابی کے شاندار نتائج ایمان افروز واقعات کی روشنی میں بیان کئے۔ بعدہٗ مکرم جناب محمد شمس الرحمان صاحب ایل ایل بی لنڈن نے اسلام میں اقتصادی نظام کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم صاحب صدر نے جلسہ کی کامیابی و کامرانی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عام احباب کا شکریہ ادا کیا اور بعض اہم نصائح فرمائیں اور خصوصیت سے غلبہ اسلام پاکستان کی ترقی و استحکام و عالم اسلام کی حفاظت اور وقار و عزت کے قیام کے لئے درد دل سے دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ اسی کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس طرح ہمارا سہ روزہ سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

کراچی

مورخہ ۲۴ فروری ۶۸ء بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت محترم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب نے کی۔ بعدہٗ محمد ظفر اللہ صاحب نے ایک نظم سنائی۔

ان کے بعد مکرم عبدالرب صاحب انور نے حضرت مصلح موعود اور علم قرآن کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ پسر موعود کی ایک علامت یہ تھی کہ کلام اللہ کا مرتبہ اسکے ذریعہ ظاہر ہوگا۔ آپ نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر تحریر فرمائی۔ جو انمول خزائن سے کم نہ ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا محمد اجمل صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسکے مصداق آپ ہی تھے۔ کیونکہ آپ کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں ہوئی تھی۔

تیسری تقریر مکرم فتح محمد شرما صاحب نے کی۔ جس میں آپ نے ہندو کتب سے بتایا کہ آپ کا ذکر ان کتب میں بھی موجود ہے۔ ان کے بعد قریشی فصیح الدین صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "حضرت مصلح موعود اور عالم اسلام" پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کے ہر مشکل وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کی صحیح راہنمائی فرمائی اور مسلمانوں کی آزادی کے لئے عظیم الشان کام سرانجام فرمائے۔

آخری تقریر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی نے "حضرت مصلح موعود اور اصلاحات" کے موضوع پر منصب خلافت کی حفاظت کے متعلق آپ کی عظیم خدمات کا ذکر فرمایا۔ آپ کے بعد محترم ثاقب صاحب زیروی ایڈیٹر لاہور کی ایک نظم ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ پڑھ کر سنائی گئی۔ جو جلسہ سالانہ ۶۸ء کے موقع پر انہوں نے پڑھ کر سنائی تھی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اس موقع پر فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینے اور وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

گجرات

مورخہ ۲۳/۲/۶۸ بعد نماز جمعہ خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے جو مکرم سید رفیق احمد صاحب نے کی۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد مکرم ملک زاہد ربانی صاحب نے نظم پڑھی۔ اسکے بعد علی الترتیب مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

(بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ)

اوکاڑہ

۲۳ فروری بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب مقامی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے اصل الفاظ پیشگوئی حضرت مصلح موعود پڑھ کر سنائے اور اسکی اہمیت بیان کی۔

بعدہٗ شیخ عبدالحکیم صاحب نے امیروں کی دستکاری کا موجودہ دور کے پہلو پر ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۴۱ء تک کے مذہبی اسیروں اور سیاسی اسیروں کے مختصر حالات بیان کئے۔

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

گھٹیالیاں

۱۹/۲/۶۸ بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد نماز ظہر جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محمود احمد صاحب واقف عارضی منعقد ہوا۔ جس میں بعد تلاوت قرآن کریم و نظم تقاریر محمود احمد صاحب واقف عارضی آفتاب احمد صاحب واقف عارضی اور مولوی بشیر احمد صاحب زاہد کے بعد دیگرے کیں۔ ۲۰ گھنٹے تقاریر جاری رہیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

مظفر گڑھ

بوقت دس بجے صبح جلسہ منعقد کیا مندرجہ ذیل احباب نے تقریریں پڑھکر سنائیں یا زبانی بیان کیں اور حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی مکرم مہر غلام احمد صاحب مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب۔ مکرم چوہدری نور محمد صاحب مکرم ناصر احمد صاحب انجینئر اور خاکسار۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

سبدوالا

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بوقت ۸ بجے شام جلسہ زیر صدارت حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد میاں بشیر احمد صاحب سکرٹری مال نے المصلح الموعود کی پیشگوئی پر کچھ زبانی اور کچھ حضرت اقدس مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباس پیش کئے۔ میاں محمد عبداللہ صاحب نے بھی زبانی اور کچھ اخبارات سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ میاں غلام محمد صاحب نے بھی اخبار سے پڑھ کر تقریر کی۔

حکیم میاں احمد الدین صاحب نے وعد اللہ الذین امنوا الخ اور المصلح الموعود کی پیشگوئی پر بھی وضاحت سے روشنی ڈالی اور بفضل تعالےٰ جلسہ ۱۱½ بجے بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری مال)

لاڑکانہ

جماعت احمدیہ لاڑکانہ کا جلسہ زیر صدارت مکرمی جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر جیپ بورڈ و ٹیشن منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے پیشگوئی کا پس منظر بیان فرمایا آپ کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے جس کا موضوع "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" تھا۔ تقریر کی۔ آپ کے بعد قریشی عبدالرحمٰن صاحب کی تقریر تھی جس میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کو کسی قدر تفصیل سے بیان فرمایا اور چند دعاؤں کی قبولیت کے نمونے بطور مثال پیش کئے۔ آپ کے بعد عزیز مبارک احمد نے نظم پڑھی اور پھر مکرمی جناب مولوی محمد صاحب ایم اے مربی سلسلہ عالیہ نے تفصیل سے مصلح موعود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی اور جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عربوں کو متحد ہو جانا چاہیئے" احمد محجوب

خرطوم ۵ مارچ۔ وزیر اعظم سوڈان احمد محجوب نے عرب ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے قبضہ سے اپنے علاقوں کو آزاد کرانے کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کریں۔ انہوں نے سوڈان کے روزنامہ "السگانا" کو انٹرویو دیتے ہوئے اعلان کیا کہ چونکہ اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقوں کو ضم کر لیا ہے اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تمام عرب ممالک متحد ہو کر ان علاقوں کو آزاد کرانے کی کوشش کریں انہوں نے کہا کہ عربوں کی سرزمین عربوں کے پاس رہنی چاہیئے۔ خواہ اس سلسلہ میں اسرائیل کا دعویٰ مختلف ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے عرب علاقوں کو ضم کر کے جارحانہ اقدام کیا ہے۔ اور اس نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ اس کی پشت پر چند بڑی طاقتوں کا ہاتھ ہے۔

قاہرہ: ۵ مارچ۔ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کا امریکی جریدہ "ٹائم" میں ایک انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کے سلسلہ میں کوئی عرب ملک اسرائیل سے براہ راست بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا "کوئی عرب لیڈر اسرائیل سے براہ راست بات چیت کرنے کی جسارت نہیں کر سکے گا۔

صدر ناصر نے کہا کہ اگر اسرائیل ۱۹۴۹ء کے عارضی صلح کے معاہدے کو تسلیم کر لے تو ہم کمیشن کے اجلاس میں شرائط اور معاہدے سے متعلق بات چیت میں شرکت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں اسرائیل کو سب سے پہلے اپنی فوجیں واپس بلانا پڑیں گی۔ رسالے "لک" کے ایڈیٹر سے دو گھنٹے کے انٹرویو کے دوران صدر ناصر نے یمن کے مسئلہ پر بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ یمن کے مسئلہ میں ان کے اندازے غلط تھے۔ انہیں یہ توقع نہ تھی کہ یہ مسئلہ وہ رنگ اختیار کر جائے گا جو اس نے بالآخر اختیار کیا۔ صدر ناصر نے کہا کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور امریکہ کے تعلقات معمول پر لانے کے سلسلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ امریکی اقوام متحدہ میں اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں۔

عالم اسلام کو مشترکہ اقدام کرنا پڑے گا۔

جدہ ۵ مارچ۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل شیخ محمد سرور الصبان نے اعلان کیا ہے کہ بیت المقدس اور دوسرے مقبوضہ عرب علاقوں کی آزادی کے سوال پر غور کرنے کے لئے تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس طلب کی جائے گی۔ انہوں نے جدہ میں ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے اثرات ختم کرنے کے لئے عالم اسلام کو مشترکہ اقدام کرنا پڑے گا۔

شیخ سرور الصبان نے اسرائیل میں مقبوضہ عرب علاقوں کے "ادغام" کی تردید مذمت کی اور اسے سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا انہوں نے کہا کہ اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ اسرائیل اپنی سرحدوں میں اضافہ کر کے تمام ہمسایہ ممالک پر قبضہ کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ عرب علاقوں کی آزادی کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ جب تک قبلہ اول یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔ عالم اسلام خطرے سے محفوظ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حج کے موقع پر تمام اسلامی ممالک کے وفود مکہ معظمہ پہنچیں گے۔ رابطہ عالم اسلامی کے عہدیدار اس موقع پر ان وفود سے ملاقات کریں گے اور اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی سربراہوں کی کانفرنس جتنی جلد منعقد ہو اتنا ہی فائدہ مند ثابت ہوگا یہ بات قابل ذکر ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم کو سعودی عرب کے شاہ فیصل کی حمایت حاصل ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے اپنے وفود بھیجتے ہیں۔ اس کا سالانہ اجتماع حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں ہوتا ہے۔

خندقیں ان کے لئے قبریں بن گئیں۔

کھی سان ۵ مارچ۔ انتظار، انتظار، انتظار، اس انتظار سے میرے اعصاب تباہ ہو گئے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اگر شمالی ویٹ نامی ہم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کام کو جلد ہی کر ڈالیں جو ہونا ہے ہو جائے۔ گومگو کی کیفیت ختم ہو جائے تو میں یقینی طور پر پاگل خانے پہنچ جاؤں گا" یہ الفاظ ایک پژمردہ اور تھکے ہوئے ایک امریکی فوجی کے ہیں۔ جو کھی سان کے امریکی اڈے میں دوسرے پانچ ہزار امریکیوں کے ساتھ چار ماہ سے محصور ہے

ایجنسی فرانس پریس کے نمائندہ خصوصی کے مطابق شمالی ویٹ نام کے ۴۰ ہزار فوجیوں نے اس اڈے کو گھیر رکھا ہے اور دن رات راکٹوں کی بارش کر رہے ہیں چاروں سے امریکی اڈے پر خطرے کا سرخ نشان سلگ رہا ہے فوجی کمانڈروں کا کہنا ہے کہ دشمن کسی وقت بھی حملہ کر سکتا ہے لیکن دشمن خاموش ہے۔ امریکی فوجی خاردار تاروں کے حصار میں خندقوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ یہ خندقیں جیتے جاگتے انسانوں کی قبریں بن گئی ہیں۔ اور شمالی ویٹ نامی اوپر پہاڑ اڈے کے ارد گرد سرنگوں کا جال بچھا رہے ہیں۔ روز بروز یہ سرنگیں امریکیوں کے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔

برطانیہ اور ہالینڈ میں زبردست مظاہرے

لندن ۵ مارچ۔ برطانیہ اور ہالینڈ میں کل ویٹ نام کی جنگ کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے لندن کی ایک اطلاع کے مطابق کل تین ہزار مظاہرین نے ویٹ نام کی جنگ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرہ نے وزیر ہیرلڈ ولسن کی سرکاری رہائش گاہ ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ اور لندن میں امریکی سفارت خانہ کی عمارت کے باہر بھی زبردست مظاہرہ کیا۔

—:—

پاکستان ویسٹرن ریلوے

۹۲۵

۱۔ کشمور۔ ڈیرہ غازی خان میں ریل لنک پر سٹیشن بلڈنگز سٹاف کوارٹرز کلورلس آر سی سی سلیب بلاجز وغیرہ کی تعمیر کے لئے چیف انجینئر/سروسز اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ۸ اپریل ۱۹۶۸ء تک نیو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۷ء (جنرل) مع تمام لیبر اور میٹریل اور سٹیل اور فولاد جو کہ ریلوے فراہم کرے گی اور اس کی قیمت وصول کی جائے گی کی بنیاد پر زون وائز الگ الگ پر سٹیج ریٹ ٹنڈر مطلوب ہیں۔ سٹیشن ورکس واٹر سپلائیز اور روڈ ورکس کے لئے ریٹ پی ڈبلیو آر کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کے مطابق کئے جائیں۔

ا۔ زون نمبر ۹۔ زر تخمینہ ۹،۰۵،۰۰۰/- روپے۔ زر ضمانت ۱۸۱۰۰/- روپے
ب۔ زون نمبر ۱۰ زر تخمینہ ۶،۷۰،۰۰۰/- روپے زر ضمانت ۱۳۴۰۰/- روپے
ج۔ زون نمبر ۱۱ زر تخمینہ ۵۰۷،۰۰۰/- روپے زر ضمانت ۱۰۲۰۰/- روپے
د۔ زون نمبر ۱ زر تخمینہ ۷،۷۲،۰۰۰/- روپے زر ضمانت ۱۵۵۰۰/- روپے

۲۔ ٹنڈر کے کاغذات چیف انجینئر سروسز اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے ڈیرہ غازی خان کے دفتر سے ۶ اپریل ۱۹۶۸ء تک ۲/- روپے فی سیٹ قیمت ادا کرنے پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱۸۴۴ (۷) 584

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پیسہ انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالےٰ ہے

تم اس کے سامنے ہی جھکو اور اسی سے مدد طلب کرو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ رنج اور مصیبت کے وقت ایک مومن کو کیا نمونہ دکھانا چاہیئے فرماتے ہیں :-

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میں ایک اور مضمون بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی رنج انسان کو پہنچتا ہے تو فطرت کہتی ہے کہ میرے اندر آخر کوئی کمزوری تھی تبھی تو مجھے یہ دکھ پہنچا اگر میں طاقتور ہوتا تو یہ دکھ کیوں پہنچتا۔ اب اس دکھ کو کوئی طاقتور ہی دور کر سکتا ہے غرض رنج ہمیشہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی بیرونی طاقت مدد دے اور جب انسانی ذہن کو فطرت اس طرف لے جاتی ہے کہ اب کوئی غیر طاقت ہی مدد کرے تو معاً اس کا دل اِدھر مائل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کون ہے جو اس دکھ کو دور کرے چنانچہ اس وقت وہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کا ہی ہوں اور میں اُسی سے مدد مانگتا ہوں اس کے سوا اور کون ہو سکتا ہے جو میری مدد کرے۔

اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے بے شک یہ بھی معنے ہیں کہ آخر ہم نے بھی اللہ تعالےٰ کے پاس جانا ہے لیکن اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ اگر ہم نے لوٹنا ہے تو خدا تعالےٰ کی طرف لوٹنا ہے اگر ہم نے گریہ وزاری کرنی ہے تو اس کے سامنے ہی کرنی ہے پس اسلام نے یہ سبق فطرت کے تقاضا کے عین مطابق دیا ہے جب کوئی رنج پہنچتا ہے تو یہ انسان کی کمزوری کی علامت ہوتی ہے اس لئے وہ اسے خود دور نہیں کر سکتا وہ طبعاً یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے دوست اور عزیز اس کی مدد کریں مگر فرمایا یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالےٰ ہے تم اس کے سامنے جھکو اور اس سے مدد طلب کرو۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سبق پر عمل کرتے ہیں وہ ناکام و نامراد نہیں رہتے ناکام و نامراد وہی ہوتا ہے جو غیر طبعی فعل کرتا ہے مثلاً رات کو ڈاکہ پڑتا ہے تو عقل مند شخص اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے مدد طلب کرتا ہے لیکن بیوقوف انسان اٹھ کر جنگل کی طرف چلا جاتا ہے۔ حالانکہ جنگل میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا اسی طرح روحانی دنیا میں ایک عقل مند انسان تو خدا تعالےٰ کی طرف جاتا ہے لیکن بیوقوف یونہی ہائے اماں ہائے اماں! کہتا رہتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اماں نے کیا کرنا ہے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالےٰ نے ہی کرنا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے پاس جاتا نہیں وہ اس کے پاس جاتا ہے جو کچھ نہیں کر سکتا پس انسان کا فرض ہے کہ جب اسے کوئی رنج پہنچے تو وہ فوراً

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کہے۔ یعنی اگر مجھ پر مصیبت آگئی ہے تو بقول پنجابی بزرگوں کے "ملا کی دوڑ مسیت تک" میں نے خدا تعالےٰ کی طرف جانا ہے اور اس سے مدد طلب کرنی ہے اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے اپنی برکات سے حصہ دیتا اور اس کے مصائب کو دور فرما دیتا ہے"۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۱۳۱)

ماسکو ۶ مارچ۔ روس نے آج بین الاقوامی اولمپک کمیٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کی کھیلوں میں شمولیت کی اجازت کو منسوخ کر دے۔

مارشیس میں مسجد اقصےٰ!

مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے دعا!

ہمارے اعلان کے مطابق مسجد اقصےٰ کے سلسلہ میں دور و نزدیک سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایک تازہ خط میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے تحریر فرمایا ہے کہ

"مارشیس کے دارالسلطنت پورٹ لوئیس میں ایک مسجد بنام مسجد اقصیٰ موجود ہے جس کے موجودہ امام مکرم مولانا عبد البصیر صاحب بشردوی ہیں۔ یہ مسجد مارشیس کی تاریخ کے مطابق سب سے پہلے بننے والی مسجد ہے یہ مسجد ۱۸۰۵ء میں بنی تھی"

محترم مولوی منیر صاحب نے اپنے خط کے ہمراہ مارشیس کے فرانسیسی زبان کے مشہور اخبار ADVANCE مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۸ء کا ایک تراشہ بھی بھجوایا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پورٹ لوئیس کے سات بڑے بڑے ائمہ مساجد جمع ہو کر مسجد اقصیٰ پورٹ لوئیس میں اجتماعی دعا کریں گے تاکہ ملک میں امن و سلامتی قائم ہو اور فسادات ختم ہوں۔

یاد رہے کہ ماہ جنوری میں پورٹ لوئیس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت فسادات ہوئے تھے اور مسلمانوں کو عیسائیوں کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اسی موقع پر اس اجتماعی دعا کا اعلان ہوا تھا۔

ہماری بھی دعا ہے اور سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مارشیس کے قلیل التعداد مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور انہیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رن کچھ میں سرحد کی نشان بندی اسی ماہ شروع ہو جائے گی

کام ایک سال میں مکمل ہونے کی توقع۔ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں میں اتفاق رائے

نئی دہلی ۶ مارچ۔ رن کچھ ٹریبونل کے فیصلہ پر عمل درآمد کے سلسلہ میں پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی بات چیت کل یہاں دوسرے روز بھی جاری رہی۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹریبونل کے فیصلہ کے مطابق رن کچھ کی نئی سرحد متعین کرنے کے لئے نشان بندی کا کام اسی ماہ کے آخر میں شروع کر دیا جائے۔ نشان بندی ایک سال کے اندر مکمل ہو جائے گی۔

دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بات چیت پرسوں شروع ہوئی تھی اس میں پاکستانی وفد کی قیادت سروے آف پاکستان کے ڈائریکٹر مسٹر علاؤ الدین کر رہے ہیں۔ وفد کے ارکان میں مسٹر رفیق ڈپٹی ڈائریکٹر جیالوجیکل سروے آف پاکستان مسٹر این اے وحید ڈائریکٹر جنرل عمارات مغربی پاکستان اور مسٹر شاہد این ڈائریکٹر دفتر خارجہ شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مذاکرات آج بھی جاری رہیں گے

روسی وزیر اعظم ایران کا دورہ کریں گے

ماسکو ۶ مارچ۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن ۲ اپریل سے ۸ اپریل تک ایران کا دورہ کریں گے وہ ایران کے وزیر اعظم مسٹر امیر عباس ہویدا کی دعوت پر ایران کے دورہ پر جا رہے ہیں۔

پاکستانی ٹیم نے چودہ ۱۴ گول کئے

نیروبی ۶ مارچ۔ پاکستان کی ہاکی ٹیم نے کل کینیا کے دورہ کے پہلے میچ میں مقامی الیون کو ایک کے مقابلے میں ۱۴ گولوں سے شکست دے دی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴